ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 431

Program: B.A. / Associate Degree

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کورس: خبر نگاری (431) • سطح: بی اے / ایسوسی ایٹ ڈگری

سمسٹر: خزاں 2026

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ: 1 تا 4)

کل نمبر: 100 • کامیابی کے نمبر: بی اے 40، ایسوسی ایٹ ڈگری 50

حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ

(مطالعہ و حوالہ کے لیے)

USMAN NOTES www.usmannotes.com

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعہ اور حوالے کے مقصد کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس غور سے پڑھیں، تصورات کو اچھی طرح سمجھیں اور پھر اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سوال نمبر 1: خبر کا مفہوم اور اس کی تعریف (20 نمبر)

سوال نمبر 1: خبر کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم لکھیں نیز خبر کی مختلف تعریفوں کی روشنی میں خبر کی تعریف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ (20)

تعارف

خبر صحافت کی بنیاد اور اخبار کی جان ہے۔ اخبار ہو یا ریڈیو، ٹیلی وژن ہو یا ڈیجیٹل میڈیا، ہر ذریعۂ ابلاغ کا اصل سرمایہ خبر ہی ہوتی ہے اور قاری یا ناظر سب سے پہلے خبر ہی کی تلاش میں اخبار اٹھاتا یا چینل کھولتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ خبر ہوتی کیا ہے؟ بظاہر یہ سوال بہت سادہ معلوم ہوتا ہے، لیکن صحافت کے اساتذہ اور مفکرین نے اس کی تعریف میں خاصا اختلاف کیا ہے، کیونکہ ہر واقعہ خبر نہیں بنتا اور ہر اطلاع بھی خبر نہیں کہلاتی۔ کوئی واقعہ کب خبر بنتا ہے، اس کا فیصلہ خبر کے مفہوم کو سمجھے بغیر ممکن نہیں۔ اسی لیے خبر نگاری کے طالب علم کے لیے سب سے پہلا سبق یہی ہے کہ وہ خبر کے لغوی و اصطلاحی مفہوم اور اس کی مختلف تعریفوں سے واقف ہو، تاکہ وہ اپنے الفاظ میں خبر کی درست اور جامع تعریف بیان کر سکے اور عملی زندگی میں خبر اور غیر خبر میں تمیز کر سکے۔

خبر کا لغوی مفہوم

خبر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی آگاہی، اطلاع، واقفیت اور اطلاع دینے کے ہیں۔ عربی لغت میں خبر اس بات یا اطلاع کو کہتے ہیں جس سے کسی واقعے یا حالت کا علم حاصل ہو۔ اسی مادے سے لفظ اخبار بنا ہے جو خبر کی جمع ہے اور اردو میں اخبار اسی لیے اس مطبوعے کو کہا جاتا ہے جس میں خبریں شائع ہوتی ہیں۔ انگریزی میں خبر کے لیے لفظ نیوز (News) استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں ایک مشہور رائے یہ ہے کہ یہ چار سمتوں شمال (North)، مشرق (East)، مغرب (West) اور جنوب (South) کے ابتدائی حروف سے مل کر بنا ہے، یعنی چاروں سمتوں سے آنے والی اطلاع خبر ہے۔ اگرچہ زبان کے ماہرین اس رائے کو قطعی نہیں مانتے اور اسے نیا یا تازہ کے مفہوم سے جوڑتے ہیں، لیکن یہ مقبول وضاحت خبر کے اس پہلو کو خوب اجاگر کرتی ہے کہ خبر ہر سمت سے اور ہر موضوع پر ہو سکتی ہے۔ اردو میں بھی خبر کا لفظ اسی وسعت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، مثلاً ہم کہتے ہیں کہ فلاں واقعے کی خبر ملی، خبر گرم ہے یا خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔

لغوی مفہوم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر کا تعلق علم اور آگاہی سے ہے۔ جو بات پہلے معلوم نہ ہو اور اس کے جاننے سے انسان کی معلومات میں اضافہ ہو، وہ اس کے لیے خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی واقعہ ایک شخص کے لیے خبر ہو سکتا ہے اور دوسرے کے لیے نہیں، کیونکہ دوسرا شخص پہلے ہی اس سے آگاہ ہو چکا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی امتحان کے

نتیجے کا اعلان ان طلبہ کے لیے بڑی خبر ہے جنہیں ابھی نتیجہ معلوم نہیں، مگر نتیجہ تیار کرنے والے عملے کے لیے وہ معمول کی معلومات ہے۔ اس سے خبر کی ایک بنیادی خصوصیت بھی سامنے آتی ہے کہ خبر میں نیاپن اور تازگی ضرور شامل ہوتی ہے۔

خبر کا اصطلاحی مفہوم

صحافت کی اصطلاح میں خبر سے مراد کسی تازہ، اہم، غیر معمولی یا دلچسپ واقعے، تبدیلی، اعلان یا صورت حال کی وہ درست اور بروقت اطلاع ہے جو بڑی تعداد میں لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہو اور جسے کسی ذریعۂ ابلاغ کے ذریعے عوام تک پہنچایا جائے۔ اس اصطلاحی مفہوم میں کئی شرائط پوشیدہ ہیں۔ اول یہ کہ خبر کی بنیاد کوئی واقعہ یا حقیقت ہو، محض افواہ، قیاس یا خواہش خبر نہیں ہوتی۔ دوم یہ کہ وہ واقعہ تازہ ہو یا اس میں کوئی نیا پہلو سامنے آیا ہو، کیونکہ پرانی بات دوبارہ بیان ہو تو وہ خبر کی حیثیت کھو دیتی ہے۔ سوم یہ کہ اس میں عوام کی دلچسپی، فائدے یا تعلق کا عنصر ہو؛ جو واقعہ کسی کے کام کا نہ ہو وہ خبر نہیں بنتا۔ چہارم یہ کہ اطلاع درست اور تصدیق شدہ ہو، کیونکہ غلط خبر صحافی اور ادارے دونوں کی ساکھ تباہ کر دیتی ہے۔

اصطلاحی مفہوم کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ فرض کریں کہ کسی شہر میں پانی کی نئی اسکیم کا افتتاح ہوتا ہے، حکومت بجٹ میں تعلیم کے لیے اضافی رقم مختص کرتی ہے یا کسی معروف کھلاڑی نے عالمی ریکارڈ توڑ دیا ہے، تو یہ سب خبریں ہیں کیونکہ ان میں تازگی، اہمیت اور عوامی دلچسپی موجود ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص روزانہ دفتر جاتا ہے، کوئی طالب علم روز کتاب پڑھتا ہے یا کسی گھر میں روز کھانا پکتا ہے تو یہ معمول کے واقعات خبر نہیں ہیں۔ صحافت کی زبان میں کہا جاتا ہے کہ جب کتا انسان کو کاٹے تو یہ خبر نہیں، لیکن اگر انسان کتے کو کاٹ لے تو یہ ضرور خبر ہے، کیونکہ خبر کا حسن اس کے غیر معمولی اور توقع سے ہٹ کر ہونے میں ہے۔

خبر کی مختلف تعریفیں

مختلف مفکرین، صحافیوں اور ماہرینِ ابلاغیات نے خبر کی تعریفیں مختلف زاویوں سے کی ہیں۔ بعض نے تازگی کو بنیاد بنایا، بعض نے عوامی دلچسپی کو اور بعض نے غیر معمولی پن کو۔ ایک مشہور تعریف کے مطابق خبر کسی ایسے واقعے کی اطلاع ہے جو نیا ہو، دلچسپ ہو اور جسے زیادہ سے زیادہ لوگ جاننا چاہیں۔ ایک اور نکتۂ نظر کے مطابق خبر وہ ہے جو قاری کو

چونکا دے، اس کے جذبات کو چھوئے یا اس کی زندگی پر اثر انداز ہو۔ بعض ماہرین کہتے ہیں کہ خبر دراصل موجودہ لمحے کی تاریخ ہے، یعنی جو کچھ آج ہو رہا ہے اس کا درست اور فوری ریکارڈ۔ اس تعریف سے خبر کی تاریخی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ آج کی خبریں کل کی تاریخ بن جاتی ہیں اور مورخ انہی سے ماضی کی تصویر کشی کرتا ہے۔

صحافتی دنیا میں ایک اور مشہور مقولہ لارڈ نارتھ کلف سے منسوب ہے کہ خبر وہ ہے جسے کوئی چھپانا چاہے، اس کے سوا باقی سب اشتہار ہے۔ اس قول میں خبر کی تحقیقی اور بے باک جہت نمایاں ہے، یعنی اصل خبر وہ ہوتی ہے جو طاقت ور حلقے عوام سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف بعض اساتذہ خبر کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ خبر کسی واقعے کا وہ سچا، متوازن اور مکمل بیان ہے جس میں کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے جیسے بنیادی سوالات کے جوابات موجود ہوں۔ کچھ تعریفوں میں خبر کے سماجی مقصد کو اجاگر کیا گیا ہے، یعنی خبر کا کام صرف اطلاع دینا نہیں بلکہ عوام کو ان کے ماحول سے باخبر رکھ کر درست فیصلوں کے قابل بنانا بھی ہے۔ ان تمام تعریفوں میں لفظوں کا فرق ضرور ہے مگر روح ایک ہی ہے۔

تعریفوں کا تقابلی جائزہ

ان تعریفوں کا جائزہ لیا جائے تو چند مشترک عناصر ہر تعریف میں نظر آتے ہیں۔ پہلا عنصر صداقت ہے، کیونکہ جھوٹی اطلاع کو کوئی بھی خبر نہیں مانتا۔ دوسرا عنصر تازگی ہے؛ ہر مفکر نے خبر کو نئے پن سے جوڑا ہے۔ تیسرا عنصر عوامی دلچسپی اور اہمیت ہے، یعنی خبر اسی واقعے کو ملتی ہے جو زیادہ لوگوں سے متعلق ہو یا ان پر اثر ڈالے۔ چوتھا عنصر غیر جانبداری اور توازن ہے، یعنی خبر میں رپورٹر کی ذاتی رائے یا پسند ناپسند شامل نہ ہو۔ ان مشترکات کے باوجود ہر تعریف کسی ایک پہلو پر زیادہ زور دیتی ہے۔ کوئی تعریف تجارتی نقطۂ نظر سے خبر کو قاری کی دلچسپی سے ناپتی ہے تو کوئی اسے سماجی ذمہ داری قرار دیتی ہے۔ مکمل تصویر تبھی بنتی ہے جب ان تمام پہلوؤں کو ایک ساتھ ملا کر دیکھا جائے۔

خبر کی تعریف اپنے الفاظ میں

مذکورہ بالا تمام تعریفوں کی روشنی میں خبر کی تعریف اپنے الفاظ میں یوں بیان کی جا سکتی ہے: خبر کسی بھی ایسے تازہ واقعے، اعلان، تبدیلی یا صورت حال کی درست، مکمل، غیر جانبدار اور بروقت اطلاع ہے جو عام لوگوں کی بڑی تعداد کے لیے دلچسپی، اہمیت یا فائدے کا باعث ہو اور جسے سن کر یا پڑھ کر ان کی معلومات میں حقیقی اضافہ ہو۔ اس تعریف

میں خبر کی تمام بنیادی شرائط شامل ہیں۔ لفظ تازہ تازگی کی شرط پوری کرتا ہے، درست اور مکمل صداقت اور جامعیت کو ظاہر کرتا ہے، غیر جانبدار توازن کی طرف اشارہ ہے، بروقت رفتار کی اہمیت بتاتا ہے اور عوامی دلچسپی و اہمیت خبر بننے کی اصل کسوٹی کو واضح کرتے ہیں۔ جو اطلاع ان شرائط پر پوری نہ اترے وہ یا تو پرانی معلومات ہے، یا افواہ ہے، یا اشتہار و تشہیر ہے، خبر نہیں ہے۔

اس تعریف کی روشنی میں خبر اور دیگر ابلاغی مواد کا فرق بھی واضح ہو جاتا ہے۔ اداریہ رائے ہوتا ہے، خبر نہیں؛ فیچر دلچسپ انداز میں لکھی گئی وضاحتی تحریر ہے جس میں تازگی شرط نہیں؛ اشتہار ادائیگی کے عوض شائع ہونے والا تشہیری مواد ہے۔ خبر صرف وہی ہے جو واقعے پر مبنی، تصدیق شدہ اور عوامی دلچسپی کی حامل ہو۔ یہی امتیاز ایک اچھے رپورٹر کی پہچان ہے کہ وہ دفتر میں آنے والی درجنوں اطلاعات میں سے اصل خبر کو پہچان لے اور غیر متعلقہ مواد کو الگ کر دے۔

نتیجہ

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ خبر کا لغوی مفہوم آگاہی اور اطلاع ہے، جبکہ اصطلاحی مفہوم میں یہ ایک تازگی، صداقت، اہمیت اور عوامی دلچسپی رکھنے والے واقعے کی بروقت اور غیر جانبدار اطلاع ہے۔ مختلف مفکرین نے اس کی تعریف اپنے اپنے زاویے سے کی ہے، مگر تمام تعریفوں کا حاصل ایک ہی ہے کہ سچائی، نیا پن اور عوامی دلچسپی خبر کی روح ہیں۔ جو طالب علم اس مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہے وہ نہ صرف امتحان میں خبر کی بہتر تعریف لکھ سکتا ہے بلکہ عملی صحافت میں بھی خبر چننے، لکھنے اور پیش کرنے میں غلطی نہیں کرتا۔

سوال نمبر 2: خبری اقدار اور خبر کی تحریر میں ان کی اہمیت (20 نمبر)

سوال نمبر 2: خبری اقدار سے کیا مراد ہے؟ خبر کی تحریر میں اقدار کی کیا اہمیت ہے؟ مفصل نوٹ لکھیں۔ (20)

تعارف

دنیا میں ہر لمحہ ہزاروں واقعات رونما ہوتے ہیں، مگر ان میں سے چند ہی اخبار کی زینت بنتے ہیں۔ آخر وہ کون سی کسوٹی ہے جس پر پرکھ کر مدیر اور رپورٹر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کون سا واقعہ سرخی بنے گا، کون سا اندر کے صفحے پر چھوٹی خبر کے طور پر آئے گا اور کون سا بالکل شائع نہیں ہو گا؟ اس کسوٹی کو صحافت کی زبان میں خبری اقدار کہا جاتا ہے۔ خبری اقدار وہ خصوصیات اور معیارات ہیں جن کی موجودگی کسی واقعے کو خبر بننے کے لائق قرار دیتی ہے۔ ان اقدار کو سمجھنا ہر رپورٹر کے لیے لازم ہے، کیونکہ خبر کا انتخاب، اس کی ترتیب، اس کی سرخی اور اس کی جگہ، غرض خبر کی تحریر کا ہر مرحلہ انہی اقدار کی روشنی میں طے ہوتا ہے۔

خبری اقدار سے کیا مراد ہے؟

خبری اقدار سے مراد وہ پیمانے اور اصول ہیں جن کی بنیاد پر کسی واقعے کی خبر بننے کی اہلیت اور اس کی نسبتی اہمیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ اقدار دراصل قاری کی دلچسپی اور سماجی ضرورت کا آئینہ ہیں۔ جس واقعے میں یہ اقدار جتنی زیادہ اور جتنی شدید ہوں گی، وہ خبر اتنی ہی بڑی، نمایاں اور اہم سمجھی جائے گی۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ خبری اقدار جامد نہیں ہوتیں؛ یہ زمانے، معاشرے، ثقافت اور ذرائع ابلاغ کی نوعیت کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً جو بات ایک مقامی اخبار کے قارئین کے لیے بڑی خبر ہے وہ قومی اخبار کے لیے معمولی ہو سکتی ہے، اور جو واقعہ پاکستان میں سرخی بنے گا وہ کسی اور ملک میں چھوٹی خبر بھی نہ بن سکے۔ اس کے باوجود چند بنیادی اقدار ایسی ہیں جو ہر دور اور ہر معاشرے میں خبر کی جان سمجھی جاتی رہی ہیں۔

اہم خبری اقدار

سب سے پہلی اور بنیادی قدر تازگی ہے۔ خبر جتنی تازہ ہو گی اتنی ہی قیمتی ہو گی، کیونکہ باسی خبر قاری کے لیے بے معنی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہر اخبار اور چینل سب سے پہلے خبر دینے کی دوڑ میں لگا رہتا ہے۔ دوسری قدر قربت ہے، یعنی واقعہ قاری سے جغرافیائی یا جذباتی طور پر جتنا قریب ہو گا، اس میں دلچسپی اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ اپنے شہر کی چھوٹی خبر

قاری کو دور دراز ملک کی بڑی خبر سے زیادہ متوجہ کرتی ہے۔ تیسری قدر اہمیت اور وسعت ہے، یعنی واقعہ کتنے لوگوں کو متاثر کرتا ہے اور اس کے نتائج کتنے دور رس ہیں۔ پٹرول کی قیمت میں اضافہ لاکھوں لوگوں کو متاثر کرتا ہے، اس لیے یہ بڑی خبر ہے۔

چوتھی قدر شہرت یا نمایاں شخصیت ہے۔ مشہور لوگوں کی معمولی بات بھی خبر بن جاتی ہے، کیونکہ عوام ان کی زندگی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم کا دورہ یا معروف کھلاڑی کی شادی اسی قدر کی مثالیں ہیں۔ پانچویں قدر غیر معمولیت ہے؛ عجیب، نادر اور توقع کے خلاف واقعات فوراً توجہ کھینچتے ہیں۔ چھٹی قدر تصادم یا تنازعہ ہے۔ اختلاف، مقابلہ، احتجاج اور کشمکش انسانی فطرت کو متوجہ کرتی ہے۔ ساتویں قدر انسانی دلچسپی ہے، یعنی وہ واقعہ جو جذبات کو چھوئیں، مثلاً کسی غریب بچے کی کامیابی یا کسی جانور کی وفاداری کی کہانی۔ آٹھویں قدر نتائج اور انجام کی ہے؛ جس خبر کے اثرات مستقبل پر پڑیں وہ زیادہ اہم ہوتی ہے۔ نویں قدر تسلسل ہے، یعنی چلتی ہوئی بڑی کہانی کی ہر نئی پیش رفت خبر بنتی رہتی ہے۔

جدول: اہم خبری اقدار اور ان کی مثالیں

مثال	مفہوم	خبری قدر
حادثے یا اعلان کی فوری خبر	واقعہ نیا اور بروقت ہو	تازگی
اپنے شہر کے مسائل کی خبر	واقعہ قاری کے قریب ہو	قربت
بجٹ، قیمتوں میں تبدیلی	زیادہ لوگ متاثر ہوں	اہمیت و وسعت
وزیر اعظم کا خطاب	مشہور شخصیت سے تعلق	شہرت
غیر معمولی ریکارڈ یا واقعہ	عجیب اور نادر پہلو	غیر معمولیت

محنت کش بچے کی کامیابی	جذبات کو چھونے والی بات	انسانی دلچسپی

خبر کی تحریر میں خبری اقدار کی اہمیت

خبری اقدار کی سب سے بڑی اہمیت خبر کے انتخاب میں ظاہر ہوتی ہے۔ رپورٹر کے پاس روزانہ درجنوں واقعات آتے ہیں، مگر جگہ اور وقت محدود ہوتا ہے۔ اقدار ہی بتاتی ہیں کہ کون سا واقعہ خبر بننے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ دوسرے نمبر پر اقدار خبر کی ترتیب اور ساخت کا تعین کرتی ہیں۔ خبر کے ڈھانچے، یعنی الٹے اہرام میں سب سے اہم بات سب سے پہلے لکھی جاتی ہے، اور اہم ترین بات کا فیصلہ اقدار ہی سے ہوتا ہے۔ جو قدر سب سے نمایاں ہو، وہی خبر کی تمہید یعنی لیڈ بنتی ہے۔ مثلاً اگر کسی واقعے میں انسانی دلچسپی کا پہلو غالب ہے تو لیڈ اسی سے شروع ہو گی، اور اگر اس کی وسعت اور نتائج نمایاں ہیں تو لیڈ ان پر مبنی ہو گی۔

تیسرے، سرخی اور نمائش کا فیصلہ بھی اقدار پر منحصر ہے۔ بڑی سرخی، پہلے صفحے کی جگہ اور نمایاں مقام اسی خبر کو ملتا ہے جس میں اقدار کی شدت زیادہ ہو۔ چوتھے، اقدار ادارے کو وقت اور وسائل کی بچت سکھاتی ہیں؛ رپورٹر بیکار واقعات کے پیچھے وقت ضائع نہیں کرتا۔ پانچویں، اقدار قاری کی دلچسپی برقرار رکھتی ہیں۔ اخبار اپنا وجود اسی وقت قائم رکھ سکتا ہے جب وہ قاری کو وہ دے جو قاری جاننا چاہتا ہے۔ اگر خبریں خشک اور بے تعلق ہوں تو قاری اخبار چھوڑ دیتا ہے۔ چھٹے، اقدار مختلف خبروں کے تقابلی وزن میں مدد دیتی ہیں، یعنی جب دو بڑی خبریں ایک ہی دن آ جائیں تو مدیر اقدار کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے کہ کسے فوقیت دی جائے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ خبری اقدار کو اخلاقی حدود کے اندر استعمال کرنا چاہیے۔ بعض اوقات محض دلچسپی اور سنسنی کے لیے اقدار کا غلط استعمال ہوتا ہے، مثلاً کسی نجی سانحے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا یا غیر تصدیق شدہ بات کو تازگی کی دوڑ میں چھاپ دینا۔ ایسی روش صحافت کی ساکھ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اچھا صحافی اقدار کو صداقت، توازن اور انسانی ہمدردی کے ساتھ برتتا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں اقدار میں کچھ تبدیلی بھی آئی ہے؛ اب رفتار کے ساتھ ساتھ ویڈیو، تصویر اور سوشل میڈیا پر پھیلنے کی صلاحیت بھی خبر کی قدر بڑھا دیتی ہے، مگر بنیادی اصول آج بھی وہی ہیں جو دہائیوں پہلے تھے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ خبری اقدار وہ معیارات ہیں جو کسی واقعے کو خبر بننے کے لائق اور اس کی اہمیت کا درجہ متعین کرتے ہیں، جن میں تازگی، قربت، اہمیت، شہرت، غیر معمولیت، تصادم اور انسانی دلچسپی سرفہرست ہیں۔ خبر کی تحریر میں ان کی اہمیت اس لیے بنیادی ہے کہ انتخاب سے لے کر لیڈ، سرخی اور جگہ تک ہر فیصلہ انہی کی روشنی میں ہوتا ہے۔ جو رپورٹر ان اقدار کو سمجھ کر لکھتا ہے، اس کی خبر قاری کو متوجہ کرتی ہے، ادارے میں نمایاں جگہ پاتی ہے اور صحافتی معیار پر بھی پوری اترتی ہے۔

سوال نمبر 3: خبر کا موضوع یعنی بیٹ اور موضوع کے لحاظ سے خبر کی اقسام (20 نمبر)

سوال نمبر 3: خبر کے موضوع یعنی بیٹ سے کیا مراد ہے؟ نیز موضوع کے لحاظ سے خبر کی مختلف اقسام کا اجمالی جائزہ لیں۔ (20)

تعارف

جدید اخبار ایک بڑی تنظیم ہے جس میں خبریں کسی ایک شخص کی کوشش سے جمع نہیں ہوتیں بلکہ درجنوں رپورٹر مختلف میدانوں میں پھیل کر خبر لاتے ہیں۔ اگر ہر رپورٹر ہر جگہ جائے تو نہ کام منظم ہو گا اور نہ ہی کسی شعبے کی خبر مکمل مل سکے گی۔ اسی انتظامی ضرورت سے خبر نگاری میں بیٹ کا نظام پیدا ہوا۔ بیٹ صحافت کا وہ باقاعدہ نظام ہے جس میں خبروں کی تلاش کو موضوعات اور اداروں کی بنیاد پر تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر رپورٹر کو ایک مخصوص حلقہ سونپ دیا جاتا ہے۔ بیٹ کو سمجھے بغیر نہ رپورٹر کی ذمہ داری سمجھ آتی ہے اور نہ ہی موضوع کے لحاظ سے خبر کی اقسام کی تقسیم واضح ہوتی ہے، کیونکہ خبر کی موضوعاتی اقسام دراصل انہی بیٹس کی بنیاد پر بنتی ہیں۔

بیٹ سے کیا مراد ہے؟

بیٹ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے عام معنی کسی مقررہ علاقے میں باقاعدگی سے گشت کرنا یا چکر لگانا ہے، جیسے پولیس اہلکار کی بیٹ۔ صحافت میں بیٹ سے مراد وہ مخصوص موضوع، ادارہ، مقام یا حلقہ ہے جہاں سے خبر حاصل کرنے کی ذمہ داری کسی رپورٹر کو سونپی گئی ہو اور وہ باقاعدگی سے وہاں جا کر، وہاں کے ذرائع سے رابطہ رکھ کر اور وہاں کی

سرگرمیوں پر نظر رکھ کر خبر دفتر تک پہنچائے۔ مثلاً ایک رپورٹر کو عدالتوں کی بیٹ دی جاتی ہے، دوسرے کو تھانوں اور جرائم کی، تیسرے کو تعلیمی اداروں کی۔ بیٹ رپورٹر اپنے حلقے کا ماہر بن جاتا ہے؛ اسے وہاں کے لوگوں، معمولات، اصطلاحات اور اندرونی حالات کا گہرا علم ہو جاتا ہے، جس سے اس کی خبریں درست، مکمل اور بعض اوقات سب سے پہلے آنے والی ہوتی ہیں۔

بیٹ نظام کے کئی فوائد ہیں۔ اول، کوئی اہم واقعہ نظر سے اوجھل نہیں رہتا کیونکہ ہر حلقے کا ایک نگران موجود ہوتا ہے۔ دوم، رپورٹر کی تخصصی مہارت بڑھتی ہے اور وہ پیچیدہ معاملات کو بھی سمجھ کر سادہ زبان میں لکھ سکتا ہے۔ سوم، ذرائع اور رابطے مضبوط ہوتے ہیں جن سے خفیہ اور اندرونی خبریں بھی مل جاتی ہیں۔ چہارم، دفتر کو خبر کی منصوبہ بندی میں آسانی ہوتی ہے۔ تاہم بیٹ کی ایک کمزوری بھی ہے کہ رپورٹر کئی برس ایک ہی حلقے میں رہ کر وہاں کے لوگوں سے اتنا قریب ہو سکتا ہے کہ غیر جانبداری متاثر ہو جائے، اسی لیے اچھے ادارے وقتاً فوقتاً بیٹس تبدیل بھی کرتے رہتے ہیں۔

موضوع کے لحاظ سے خبر کی اقسام: اجمالی جائزہ

موضوع کے لحاظ سے خبروں کی تقسیم بہت وسیع ہے، کیونکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جو خبر سے خالی ہو۔ سب سے نمایاں قسم سیاسی خبریں ہیں جن میں حکومت، پارلیمان، سیاسی جماعتوں، انتخابات، پالیسیوں اور رہنماؤں کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ خبریں عوام کی زندگی پر براہِ راست اثر ڈالتی ہیں اس لیے اخبار کا سب سے بڑا حصہ انہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ دوسری قسم عدالتی خبریں ہیں جن میں عدالتوں کے فیصلے، اہم مقدمات کی سماعت، قوانین اور انصاف کے معاملات آتے ہیں۔ تیسری قسم جرائم کی خبریں ہیں، مثلاً چوری، ڈکیتی، قتل، دھوکہ دہی اور پولیس کی کارروائیاں۔ یہ خبریں قاری میں سنسنی اور تجسس پیدا کرتی ہیں، مگر انہیں لکھتے وقت احتیاط اور اخلاقی حدود کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

چوتھی قسم تعلیمی خبریں ہیں جن میں اسکولوں، کالجوں، جامعات، امتحانات، نتائج، نصاب اور اساتذہ و طلبہ کے مسائل شامل ہیں۔ پانچویں قسم صحت کی خبریں ہیں، مثلاً وبائی امراض، اسپتالوں کی صورت حال، ادویات اور طبی تحقیقات۔ چھٹی قسم معاشی و تجارتی خبریں ہیں جن میں منڈی، اسٹاک مارکیٹ، صنعت، زراعت، بجٹ، ٹیکس اور قیمتوں کے

اتار چڑھاؤ کی اطلاعات آتی ہیں۔ ساتویں قسم کھیلوں کی خبریں ہیں جو کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور دیگر کھیلوں کے مقابلوں، کھلاڑیوں اور ریکارڈوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور نوجوان قارئین میں بے حد مقبول ہیں۔ آٹھویں قسم ثقافتی و تفریحی خبریں ہیں جن میں ادب، فلم، ڈرامہ، موسیقی اور شوبز کی دنیا کی سرگرمیاں شامل ہیں۔

ان کے علاوہ سائنسی خبریں ایجادات، خلائی تحقیقات اور ٹیکنالوجی سے متعلق ہوتی ہیں؛ مذہبی خبریں مذہبی اجتماعات، علماء کے بیانات اور مذہبی ایام کے بارے میں ہوتی ہیں؛ محکمہ جاتی و بلدیاتی خبریں بلدیہ، پانی، بجلی، سڑکوں اور شہری سہولتوں سے جڑی ہوتی ہیں؛ ماحولیاتی خبریں موسم، سیلاب، زلزلے، خشک سالی اور آلودگی کا احاطہ کرتی ہیں؛ جبکہ بین الاقوامی خبریں دنیا بھر کے ممالک، جنگوں، معاہدوں اور عالمی اداروں سے متعلق ہوتی ہیں۔ تیسری اور تقسیم خبر کی نوعیت کے لحاظ سے بھی کی جاتی ہے: سخت خبر وہ ہے جو فوری اہمیت کی حامل اور تازگی کی مقید ہو، مثلاً حادثہ یا حکومتی اعلان، جبکہ نرم خبر وہ ہے جس میں انسانی دلچسپی اور تفریح کا پہلو غالب ہو اور جسے کچھ دیر بعد بھی شائع کیا جا سکے۔

جدول: موضوع کے لحاظ سے خبر کی نمایاں اقسام

عام بیٹ / ذریعہ	دائرہ و موضوعات	قسم
ایوان، پارٹی دفاتر	حکومت، جماعتیں، انتخابات، پالیسی	سیاسی
عدالتیں، وکلا	مقدمات، فیصلے، قانون	عدالتی
تھانے، پولیس	واقعات، پولیس کارروائی	جرائم
جامعات، بورڈ	ادارے، امتحانات، نتائج	تعلیمی
مارکیٹ، بنک، وزارت خزانہ	منڈی، بجٹ، قیمتیں	معاشی
اسٹیڈیم، کھیلوں کی تنظیمیں	مقابلے، کھلاڑی، ریکارڈ	کھیل

ثقافتی ادارے، فنکار	ادب، فلم، ڈرامہ، شوبز	ثقافتی

بیٹ رپورٹر کے لیے عملی ہدایات

بیٹ پر کامیابی کے لیے چند عملی باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ رپورٹر اپنے بیٹ کے تمام اہم افراد اور مقامات کی فہرست اور رابطہ نمبر اپنے پاس رکھے؛ ہر ادارے کے معمولات، اجلاسوں اور تقریبات کے اوقات سے آگاہ رہے؛ ڈائری میں آنے والے پروگرام بیلے۔ سے نوٹ کرے تاکہ کوئی تقریب چھوٹ نہ جائے؛ اپنے ذرائع سے اعتماد کا تعلق قائم کرے اور ان کی شناخت کی حفاظت کرے؛ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی بیٹ کے موضوع کی بنیادی معلومات، اصطلاحات اور قوانین کا مطالعہ جاری رکھے۔ عدالتی بیٹ کا رپورٹر اگر قانونی اصطلاحات نہ جانتا ہو یا معاشی بیٹ کا رپورٹر بجٹ کے اعداد نہ سمجھتا ہو تو اس کی خبریں سطحی رہ جاتی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ بیٹ رپورٹر درحقیقت اپنے شعبے کا طالب علم بھی ہوتا ہے اور استاد بھی۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ بیٹ خبر نگاری کا وہ منظم نظام ہے جس میں ہر رپورٹر کو ایک مخصوص موضوع یا حلقہ سونپا جاتا ہے تاکہ کوئی خبر چھوٹنے نہ پائے اور رپورٹر اپنے شعبے کا ماہر بن جائے۔ موضوع کے لحاظ سے خبر کی اقسام سیاسی، عدالتی، جرائم، تعلیمی، صحت، معاشی، کھیل، ثقافتی، سائنسی، مذہبی، بلدیاتی، ماحولیاتی اور بین الاقوامی سمیت بہت سی ہیں اور ہر قسم کے قارئین، ذرائع اور لکھنے کا انداز الگ ہے۔ طالب علم کے لیے ان اقسام سے واقفیت اس لیے ضروری ہے کہ وہ مستقبل میں اپنی پسند اور صلاحیت کے مطابق بیٹ منتخب کر سکے اور ہر موضوع کی خبر اس کے تقاضوں کے مطابق لکھ سکے۔

سوال نمبر 4: خبر کا ڈھانچہ اور اس کی مفصل وضاحت مع مثالوں (20 نمبر)

سوال نمبر 4: خبر کے ڈھانچے کا مفہوم لکھیں اور خبری ڈھانچے کی مفصل وضاحت مثالوں کی مدد سے کریں۔ (20)

تعارف

خبر لکھنا محض واقعے کو کاغذ پر اتار دینا نہیں ہے۔ ایک ہی واقعے کو دو رپورٹر لکھیں تو ایک کا خبر قاری کو پہلی ہی سطر سے باندھ لیتی ہے اور دوسرے کی خبر آدھے میں چھوڑ دی جاتی ہے۔ اس فرق کی بڑی وجہ خبر کا ڈھانچہ ہے، یعنی واقعے کے اجزا کو پیش کرنے کی ترتیب۔ اخبار کے قاری کے پاس وقت کم ہوتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اصل بات اسے فوراً معلوم ہو جائے، اس لیے صدیوں کے تجربے نے خبر کے لیے ایسا ڈھانچہ تیار کیا جو سب سے اہم معلومات سب سے پہلے دے۔ اس سوال میں ہم پہلے ڈھانچے کا مفہوم سمجھیں گے، پھر اس کی مشہور صورتوں خصوصاً الٹے اہرام کی مفصل وضاحت کریں گے اور آخر میں ایک مثال کو ڈھانچے میں ڈھال کر دکھائیں گے۔

خبر کے ڈھانچے کا مفہوم

خبر کے ڈھانچے سے مراد خبر کے مختلف اجزا اور معلومات کو ایک منطقی اور مؤثر ترتیب سے پیش کرنے کا طریقہ ہے، جس میں سب سے اہم بات ابتدا میں، اس کے بعد اہم تفصیلات اور آخر میں کم اہم پس منظر و معلومات آتی ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کا ڈھانچہ اس کی مضبوطی اور صورت کا تعین کرتا ہے، اسی طرح خبر کا ڈھانچہ اس کی وضاحت، رفتار اور اثر کا تعین کرتا ہے۔ اچھے ڈھانچے کی پہچان یہ ہے کہ قاری جتنے بھی پیرے پڑھے، اسے اس مقام تک کی مکمل اور واضح تصویر مل جائے، اور خبر کو نیچے سے کوئی بھی حصہ کاٹ کر چھوٹا کیا جائے تو بھی اس کی اصل روح برقرار رہے۔ مدیرانِ اخبار کے لیے یہ آخری خوبی بہت اہم ہے، کیونکہ جگہ کی کمی پر خبر نیچے سے ہی کاٹی جاتی ہے۔

الٹا اہرام: سب سے مقبول خبری ڈھانچہ

خبری ڈھانچے کی سب سے مشہور اور عالمی سطح پر رائج صورت الٹا اہرام ہے۔ اہرام یعنی پرامڈ اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ ہوتا ہے؛ خبر کے ڈھانچے کو الٹا اہرام اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں معلومات کی وسعت اوپر سب سے زیادہ اور نیچے آتے آتے کم ہوتی جاتی ہے۔ اس ڈھانچے کے تین بنیادی حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ تمہید یا لیڈ ہے جس میں پورے واقعے کا نچوڑ ایک یا دو جملوں میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ دوسرا حصہ خبر کا جسم ہے جس میں لیڈ میں بیان کی گئی بات کی تفصیل، اعداد و شمار، وجوہات، متاثرین کی تفصیل اور متعلقہ شخصیات کے بیانات آتے ہیں۔ تیسرا حصہ اختتامی پس منظر ہے جس میں دانستہ جڑی پرانی معلومات، ماضی کے مماثل واقعات اور مستقبل کے امکانات درج کیے جاتے ہیں، جنہیں کاٹا بھی جائے تو خبر کا نقصان نہیں ہوتا۔

لیڈ لکھتے وقت صحافی چھ بنیادی سوالات کو سامنے رکھتا ہے جنہیں فائیو ڈبلیوز اور ایک ایچ کہا جاتا ہے: کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے؟ اچھی لیڈ ان میں سے اہم ترین سوالات کا جواب دے دیتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ کل رات لاہور کے ایک مصروف بازار میں آتشزدگی سے بارہ دکانیں جل گئیں، ایک مکمل لیڈ ہے کیونکہ اس میں کیا ہوا، کب ہوا اور کہاں ہوا، تینوں جواب موجود ہیں۔ اس کے بعد جسم میں آگ لگنے کی وجہ، فائر بریگیڈ کی کارروائی، نقصان کا تخمینہ اور دکانداروں کے بیانات آئیں گے، اور آخر میں بازار میں پہلے ہونے والی آتشزدگی کا پس منظر دیا جائے گا۔ یہی ترتیب الٹے اہرام کی روح ہے۔

ڈھانچے کی دیگر صورتیں

الٹے اہرام کے علاوہ چند اور ڈھانچے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ پہلا سیدھا یا زمانی ڈھانچہ ہے جس میں واقعہ اسی ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے جس ترتیب سے وہ رونما ہوا، یعنی آغاز سے انجام تک۔ یہ ڈھانچہ فیچر، رپورتاژ اور کہانی نما خبروں کے لیے موزوں ہے، کیونکہ اس میں تجسس برقرار رہتا ہے، مگر عاجل خبر کے لیے ناموزوں ہے کیونکہ اصل بات آخر میں آتی ہے۔ دوسرا ریت گھڑی کا ڈھانچہ ہے جو دونوں کا امتزاج ہے؛ اس میں پہلے الٹے اہرام کی طرح اہم بات فوراً دی جاتی ہے اور پھر باقی واقعہ زمانی ترتیب سے کہانی کی

صورت میں سنایا جاتا ہے۔ تیسرا بلاک یا ماڈیولر ڈھانچہ ہے جس میں طویل خبر کو ذیلی سرخیوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، جو آج کل ڈیجیٹل خبر نگاری میں بہت مقبول ہے۔ ہر ڈھانچے کا انتخاب خبر کی نوعیت، وقت اور ذریعے کے مطابق کیا جاتا ہے۔

جدول: نمونہ خبر کا ڈھانچہ (آتشزدگی کی مثال)

مثال	مواد	حصہ
بازار میں آتشزدگی، بارہ دکانیں خاکستر	واقعے کا نچوڑ چند لفظوں میں	سرخی
گزشتہ رات اردو بازار میں آگ بھڑک اٹھی جس سے بارہ دکانیں جل گئیں	کیا، کب، کہاں کا خلاصہ	لیڈ / تمہید
شارٹ سرکٹ سبب قرار، فائر بریگیڈ نے تین گھنٹے میں آگ بجھائی	وجہ، کارروائی، نقصان	جسم: اہم تفصیل
دکانداروں کا کروڑوں کے نقصان کا دعویٰ	متاثرین و حکام کا موقف	جسم: بیانات
بازار میں پانچ برس میں یہ تیسرا واقعہ ہے	پرانا ریکارڈ و امکانات	پس منظر

اچھے ڈھانچے کے فوائد اور اصول

اچھا ڈھانچہ خبر کو کئی فائدے دیتا ہے۔ قاری کو مطلوبہ معلومات فوراً مل جاتی ہے، مصروف قاری صرف لیڈ پڑھ کر بھی واقعے سے آگاہ ہو جاتا ہے، مدیر کے لیے خبر کی تدوین اور کاٹ چھانٹ آسان ہو جاتی ہے، اور سنسنی کی بجائے اہمیت کی ترتیب خبر کو باوقار بناتی ہے۔ ڈھانچہ بناتے ہوئے چند اصول یاد رکھنے چاہئیں: ہر پیرا ایک ہی مرکزی خیال پر ہو،

جملے مختصر اور زبان سادہ ہو، ایک بات دہرائی نہ جائے، اقتباسات اور اعداد درست جگہ آئیں اور خبر کا ہر اگلا حصہ پچھلے حصے سے منطقی طور پر جڑا ہو۔ الٹے اہرام کی ایک تنقید یہ بھی ہے کہ اس سے تجسس ختم ہو جاتا ہے اور خبر خشک معلوم ہوتی ہے، مگر عاجل اور معلوماتی خبر نگاری میں اس کی افادیت آج بھی مسلمہ ہے، اسی لیے دنیا بھر کے خبر رساں ادارے اسی ڈھانچے میں خبر جاری کرتے ہیں۔

نتیجہ

مختصراً خبر کا ڈھانچہ معلومات پیش کرنے کی وہ سوچی سمجھی ترتیب ہے جس میں الٹا اہرام سب سے اہم اور مقبول صورت ہے۔ اس میں لیڈ میں واقعے کا نچوڑ، جسم میں درجہ بہ درجہ تفصیلات اور آخر میں پس منظر پیش کیا جاتا ہے۔ آتشزدگی کی مثال سے واضح ہوا کہ یہ ڈھانچہ قاری کو دھند کے بغیر ہدیر کا کام آسان کرتا ہے اور خبر کو مکمل و مؤثر بناتا ہے۔ جو رپورٹر ڈھانچے کی مہارت حاصل کر لیتا ہے وہ مشکل سے مشکل واقعے کو بھی صاف، مرتب اور دلچسپ خبر میں ڈھال سکتا ہے۔

سوال نمبر 5: خبر کے عناصر اور قوانینِ صحافت پر جامع نوٹ (20 نمبر)

سوال نمبر 5: درج ذیل پر جامع نوٹ لکھیں۔ (20) 1۔ خبر کے عناصر 2۔ قوانینِ صحافت

تعارف

اس سوال میں دو جدا مگر باہم جڑے ہوئے موضوعات ہیں۔ پہلا موضوع خبر کے عناصر ہے، یعنی وہ اجزا جن کے ملنے سے ایک اطلاع مکمل اور قابلِ اشاعت خبر بنتی ہے۔ دوسرا موضوع قوانینِ صحافت ہے، یعنی وہ قانونی حدود و ضوابط جن کے اندر رہ کر صحافی کو کام کرنا ہوتا ہے۔ عناصر خبر کے اندرونی معیار سے متعلق ہیں جبکہ قوانین اس کے بیرونی قانونی دائرے سے۔ دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اچھی صحافت صرف دلچسپ لکھنا نہیں بلکہ درست، متوازن اور قانون کے دائرے میں رہ کر لکھنا ہے۔ ذیل میں دونوں پر الگ الگ جامع نوٹ پیش کیا جاتا ہے۔

حصہ اول: خبر کے عناصر

خبر کے عناصر سے مراد وہ بنیادی اجزا ہیں جن کا ہر اچھی خبر میں پایا جانا ضروری ہے۔ پہلا عنصر صداقت اور درستگی ہے۔ خبر کی بنیاد سچا واقعہ ہو اور اس کے نام، مقام، اعداد اور تفصیلات تصدیق شدہ ہوں۔ ایک چھوٹی سی غلطی پورے ادارے کی ساکھ مجروح کر دیتی ہے، اس لیے کہا جاتا ہے کہ صحافی کا اصل سرمایہ اس کی ساکھ ہے۔ دوسرا عنصر تازگی ہے؛ خبر نئی ہو یا اس میں نیا انکشاف ہو۔ تیسرا عنصر جامعیت ہے، یعنی خبر جن بنیادی سوالات، کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے، کے جوابات دے۔ جس خبر میں کوئی بنیادی سوال تشنہ رہ جائے وہ ادھوری سمجھی جاتی ہے اور قاری کو مزید تلاش پر مجبور کرتی ہے۔

چوتھا عنصر توازن اور غیر جانبداری ہے۔ کسی تنازعے یا الزام کی خبر میں تمام فریقوں کا موقف آنا چاہیے اور رپورٹر کی ذاتی رائے خبر سے الگ رہنی چاہیے۔ پانچواں عنصر عوامی دلچسپی اور اہمیت ہے، جو خبر کو قاری سے جوڑتا ہے۔ چھٹا عنصر وضاحت اور سادگی ہے؛ زبان ایسی ہو کہ عام قاری ایک ہی بار پڑھ کر بات سمجھ جائے، غیر ضروری تکنیکی اصطلاحات اور لمبے جملے خبر کو بوجھل بنا دیتے ہیں۔ ساتواں عنصر اختصار ہے، یعنی کم لفظوں میں زیادہ معلومات۔ آٹھواں عنصر ذریعے کی نشاندہی ہے؛ خبر میں یہ واضح ہو کہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں، کیونکہ اس سے خبر کی ساکھ بڑھتی ہے۔ نواں عنصر انسانی پہلو ہے، یعنی جہاں مناسب ہو وہاں واقعے کے انسانی اثرات اور جذبات بھی جھلکیں، مگر سنسنی اور مبالغے سے مکمل پرہیز ہو۔ یہ تمام عناصر مل کر خبر کو مکمل، معتبر اور پڑھنے کے لائق بناتے ہیں۔

حصہ دوم: قوانینِ صحافت

قوانینِ صحافت سے مراد وہ قوانین، ضوابط اور اخلاقی اصول ہیں جو صحافیوں، اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے کام کو منظم کرتے ہیں۔ آزادیِ صحافت ہر جمہوری معاشرے کا حسن ہے اور پاکستان کے آئین میں بھی اظہارِ رائے اور پریس کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے، لیکن یہ آزادی لامحدود نہیں۔ قانون صحافی کو کئی حدود کا پابند کرتا ہے جن میں سرِفہرست ہتکِ عزت کا قانون ہے۔ اگر کوئی صحافی کسی شخص کے بارے میں جھوٹی اور بدنامی کا باعث خبر شائع کرے تو متاثرہ شخص عدالت سے رجوع کر سکتا ہے، اسی لیے الزام پر مبنی خبر سے پہلے تصدیق اور متعلقہ فریق کا موقف لینا قانونی تقاضا بھی ہے اور اخلاقی بھی۔

دوسرا اہم قانون توہینِ عدالت ہے؛ زیرِ سماعت مقدمات پر ایسی رپورٹنگ جو عدالتی کارروائی پر اثر انداز ہو یا ججوں کی تضحیک کرے، قانوناً ممنوع ہے۔ تیسرا شعبہ کاپی رائٹ ہے، یعنی کسی دوسرے کی تحریر، تصویر یا مواد کو بغیر اجازت اور حوالے کے استعمال کرنا قانونی جرم اور اخلاقی چوری ہے۔ چوتھا شعبہ ملکی سلامتی اور سرکاری رازوں سے متعلق قوانین ہیں جن کے تحت دفاعی و حساس معلومات کی اشاعت ممنوع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی جذبات مجروح کرنے، فحاشی پھیلانے اور نفرت انگیز مواد شائع کرنے پر بھی قانونی پابندیاں عائد ہیں۔ پاکستان میں مطبوعہ صحافت کے لیے پریس کونسل آف پاکستان جیسا ادارہ بھی موجود ہے جو اخلاقی ضابطے کی نگرانی کرتا ہے اور شکایات سنتا ہے، جبکہ الیکٹرانک میڈیا کے لیے الگ ضابطہ کار موجود ہے۔

یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ قوانین کا مقصد صحافت کو دبانا نہیں بلکہ اسے ذمہ دار بنانا ہے۔ قانون صحافی کی حفاظت بھی کرتا ہے؛ اگر خبر سچی، نیک نیتی پر مبنی اور عوامی مفاد میں ہو تو قانون عام طور پر صحافی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اسی لیے پیشہ ور صحافی ہمیشہ اپنے ذرائع اور شواہد کا ریکارڈ رکھتا ہے، دستاویزات محفوظ کرتا ہے اور متنازعہ خبر شائع کرنے سے پہلے ادارے کے قانونی مشیر یا سینئر مدیر سے مشورہ کرتا ہے۔ یاد رہے کہ قوانین اور ضابطے وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں، اس لیے طالب علم اور عملی صحافی کو ہمیشہ تازہ قانونی متن اور اپنے ادارے کی پالیسی دیکھ کر کام کرنا چاہیے۔ یہ نوٹ قوانین کا تعارفی جائزہ ہے، کسی مخصوص قانونی معاملے میں ماہر قانونی مشورہ ہی حتمی راستہ ہے۔

صحافی کے لیے عملی احتیاطیں

عملی زندگی میں عناصر اور قوانین دونوں کو یکجا رکھنے کے لیے صحافی کو چند احتیاطیں عادت بنانی چاہئیں۔ متنازعہ خبر میں متعلقہ فریق کا موقف ضرور شامل کرے اور اگر فریق دستیاب نہ ہو تو خبر میں اس کوشش کا ذکر کر دے؛ زیرِ سماعت مقدمے میں ملزم کو مجرم لکھنے سے پرہیز کرے اور عدالتی زبان استعمال کرے؛ کسی نجی شخص کی تصویر یا ذاتی معلومات شائع کرتے وقت عوامی مفاد کا سوال اپنے سے پوچھے؛ کسی دوسرے ادارے کی خبر یا تصویر استعمال کرے تو اس کا حوالہ دے؛ اور ایسی خبر جس سے کسی کی جان، عزت یا امن کو فوری خطرہ ہو، اسے روک کر سینئر مدیر سے مشورہ کرے۔ یہ احتیاطیں خبر کو سست نہیں کرتیں بلکہ معتبر بناتی ہیں، اور معتبر خبر ہی اصل خبر ہوتی ہے۔

دونوں موضوعات کا باہمی تعلق اور نتیجہ

خبر کے عناصر اور قوانینِ صحافت دراصل ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ عناصر خبر کو معیاری بناتے ہیں اور قوانین اسے محفوظ اور ذمہ دار۔ صداقت، توازن اور تصدیق جیسے عناصر کی پابندی کرنے والا صحافی خود بہ خود ہتکِ عزت اور غلط خبر جیسے قانونی خطرات سے بچ جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو خبر عناصر سے خالی اور سنسنی پر مبنی ہو وہ اکثر قانون کی زد میں بھی آتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خبر کے عناصر، یعنی صداقت، تازگی، اہمیت، توازن، دلچسپی، وضاحت اور اختصار، خبر کی اندرونی شرائط ہیں، اور قوانینِ صحافت آزادی و ذمہ داری کا وہ بیرونی دائرہ ہے جس میں رہ کر ہی صحافت معاشرے کی خدمت کر سکتی ہے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com